گلدستہ این۔ڈی زمیندار نمبر ۲۱

جنجال پتی

المشہور

جی بھر کے دیکھا ہوئے گیکی سوامی

مؤلفہ

این۔ڈی زمیندار

حسب فرمائش

منیجر رعایتی کتبخانہ و کتبخانہ غزلیات لاہور

اکتوبر ۱۹۲۶ء لوہاری دروازہ قیمت ۲ر

آدھی ملاقات یعنی مکمل عاشقانہ خط و کتابت
اصلی مصنف حضرت تاج لاہوری

سوز و گداز سے بھرے ہوئے خطوط۔ عاشقانہ بے تابیوں اور درد و فراق سے بھرے ہوئے خطوط۔ سنگ دل اور بے رحم معشوق پر اظہار محبت کرنے والے خطوط۔ معشوقوں کے لکھے ہوئے دل کو توڑنے والے خطوط۔ انگریزی تاریں اور منظوم خطوط نہایت ہی عمدہ اور مہذب پیرائے پر نئی تصنیف ہے۔ ضرور منگا کر مطالعہ کریں۔ قیمت دس آنے ۱۰/

لوحِ تسخیرِ ہمزاد
مصنف و مؤلفہ مرزا عبد الحمید بیگ صاحب جنی۔ اس کتاب میں چودہ ہدایتیں ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہر شخص اپنے ہمزاد کو تابع کر کے ہر قسم کے منتر۔ جنتر۔ تنتر۔ جنات۔ پری زاد۔ شیاطین۔ طلسمات وغیرہ وغیرہ معلوم کر سکتا ہے۔ حالی اور آیندہ کی خبریں اور چور وغیرہ کا پتہ لگا سکتا ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کے ذریعے مہاتماؤں سے لوگ من مانگی مرادیں لیتے تھے شلاً مردہ کو زندہ کرنا۔ انسان کو حیوان بنانا۔ بے موسم پھل پھول۔ کشمیر کے سیب اور ترکاریاں۔ ناسپاتی۔ کابل کے انگور۔ انار۔ سردہ وغیرہ وغیرہ مشہور مقامات کے تحفے عجیب سے منگانا۔ اور ہزاروں دشمنوں کا اکیلے ہی مقابلہ کر کے اپنا مطیع کرنا۔ تمام خلق کو دیکھنا اور خود نظر نہ آنا۔ طلسمی انگوٹھی بنانا۔ درندوں کا مقابلہ کرنا۔ اس کتاب پر عمل کرنے والا ایسا کام کر سکتا ہے۔ کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲/

اصلی مکمل صابون سازی
ایسی مفید اور کارآمد کتاب آج تک کسی نے نہیں چھاپی اور نہ کوئی چھاپے گا۔ اس میں صابون سازی کے سب بھید بغیر کسی راز اور بغض کے زر کثیر خرچ کر کے اور تجربہ کر کے لکھے گئے ہیں جس کے دیکھنے سے مصنف صاحب کی عرقریزی اور کوشش کا ثبوت ہو سکتا ہے اور جس سے ایک کم علم اور کم عقل اور تھوڑے پیسے والا آدمی بھی بلا مدد استاد کے صابن تیار کر کے لاکھوں روپے کا مالک بن سکتا ہے۔ اگر آپ کسی استاد سے ایسے بے بہا ہنر سیکھنے کے لئے جاویں۔ تو وہ کبھی نہ سکھائے گا۔ اس کتاب میں کئی قسم کے دیسی و انگریزی صابن بنانے کے عمدہ عمدہ طریقے اور نہایت اعلےٰ مجرب المجرب نسخہ جات درج ہیں۔ اگر آپ تھوڑے دنوں میں مالدار بننا چاہتے ہیں تو ضرور اس کتاب کو خریدیں۔ اور اسکے نسخہ جات کا تجربہ کریں۔ یہ کتاب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب صابون میکر کی تصنیف ہے باوجود ان صفحات کے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

خیالِ تاج عرف میٹھے نشتر
اس کتاب میں ابو المعانی جناب منشی تاج الدین احمد صاحب تاج کا وہ دلکش اور دلچسپ عاشقانہ کلام درج ہے۔ جس کی پنجاب و ہندوستان میں دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ یعنی ایسی لاجواب اور پھڑکتی ہوئی عاشقانہ غزلیات ہیں۔ کہ جنہیں شعرائے دکن نے اپنے مشاعروں میں ایک دفعہ سننے کے بعد بھی دوبارہ سہ بارہ سنا ہے۔ الغرض یہ مجموعہ غزلیات عشق و محبت اور سوز و گداز۔ درد فراق۔ یاس و حرمان۔ حسرت و ارمان اور عاشقانہ جذبات کی تصاویر کا اصلی مرقع ہے۔ یہ مجموعہ غزلیات اعلےٰ و ادنےٰ تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے مفید ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک گیارہ آنے ۱۱/

علاوہ ان کتابوں کے ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کے ناول۔ ڈرامے۔ قرآن مجید۔ حمائل شریف مترجم و معرّا۔ اور دیگر ہر قسم کی کتابیں برائے فروخت موجود ہیں۔

منگانے کا پتہ:- **مینیجر عاشق کتب خانہ و کتبخانہ "غزلیات" لاہور** دروازہ لوہاری۔

گلدستہ این-ڈی زمیندار نمبر۲۱

غزل

بس ایک ہی جلوے میں ہم بن گئے سودائی
جی بھر کے نہ دیکھا تھا ہونے لگی رُسوائی

مارو بھی جلاؤ بھی آسان ہے سب تم کو
آنکھوں میں ہلاہل ہے ہونٹوں پہ مسیحائی

عاشق سے حیا کب تک او پردہ نشیں کریئے
محشر میں تو دیکھیں گے تجھ کو تیرے شیدائی

عاشق سے حیا کرنا معشوق پہ مر مٹنا
کیا ڈھب ہے لگاوٹ کا وارے تیری چترائی

کس واسطے موسیٰ کی ضد طور پہ پوری کی
دکھلا کے جھلک آخر کس کی ہوئی رُسوائی

یہ حال ہُوا اپنا اُس بُت کی محبّت میں
ہے چار قدم آگے مجھ سے میری رُسوائی

مدّت سے امیر اِس سے ملنے کی تمنّا تھی
آج اُس نے بُلایا ہے لینے کو قضا آئی

غزل

تن میں جان آتی ہے جب تم مجھے یاد آتے ہو
اِس زیارت کے میں قرباں جلا جاتے ہو
اِس کا ممنوں ہوں تکلیف جو فرماتے ہو
اِس کا شکوہ ہے الگ رہ کے جو فرماتے ہو
دِلرُبایانہ اداؤں کا جو آتا ہے خیال
چیخ اُٹھتا ہُوں کہ بس کیوں نہیں آجاتے ہو
دُور نظروں سے ہوئے ہو تو تصوّر بھی نہ ہو
خوش تو کر جاتے ہو پر آگ لگا جاتے ہو

غزل

میری طرح نہ عشق میں کوئی خراب ہو
جو کامیاب ہو کے بھی ناکامیاب ہو
بالائے بام وُہ جو کبھی بے نقاب ہو
شرمندہ ماہتاب۔ خجل آفتاب ہو
تم کو تو یہ غرور ہے ہم بے نظیر ہیں
تم کیا کرو جو کوئی تمہارا جواب ہو
دُشمن کو آپ پیار کی آنکھوں سے دیکھئے
میری طرف جو ہو تو نگاہِ عتاب ہو
نازِ آفرینیاں کسی کافر کی ظُلم ہیں
ایسا نہ خدا کی خدائی خراب ہو
سارا قصور ہے دلِ ناکردہ کار کا

یہ اختیار میں ہو تو کیوں اضطراب ہو
ہم بھی نہ ہوں جو آج زمانے میں بعد قیس
پھر تو وفا کے نام کی مٹی خراب ہو
دیوانہ ہوں کہ مذہب الفت کروں قبول
جب عاشقوں کے دل دکھانا ثواب ہو
شائد وہ دیکھنے کے لئے آتے ہیں ہمیں
اے کاش اور حال ہمارا خراب ہو
کہتے ہیں سن کے میری تباہی کا حال وہ
ہم کیا کریں اگر کوئی خانہ خراب ہو
دیوانہ اپنا کہتے ہیں تم کو وہ اے شفیق
کیونکر ملے مزاج کہ عالی خطاب ہو

غزل

مسیحا تو ٹھوکر لگائے چلا جا | میں مرتا ہوں تو جلائے چلا جا
تیرے ہاتھ آئی ہے دولت سخی کی | نہ کر بغض اس کو لٹائے چلا جا
بشر کو زمین پر چھپائے چلا جا | خزانہ ہے تیرا دبائے چلا جا
کٹے سر تو کٹنے دے کوچہ میں اسکے
قدم اس کے در تک بڑھائے چلا جا

غزل

دل اگر خو گر ہوا ہے رنج اور آلام کا
سر پہ ہے سایہ ہمارے چرخ نیلی فام کا
عشق کا بندہ ہوں اے واعظ میں کچھ واقف نہیں

کیا خیال آئے مجھے آغاز اور انجام کا

انتظارِ یار کی تکلیف اے ہمدم نہ پوچھ
صُبح سے دل منتظر رہتا ہے اکثر شام کا

کیسا دونوں کو محبّت نے نکمّا کر دیا
میں نہ دِل کے کام کا ہوں دل نہ میرے کام کا

بُت پرستی کی مری کچھ تو تلافی چاہیئے
دیں کفن احباب مجھ کو جامۂ احرام کا

غیر سے اُلفت ہے رسم دوستی ہے پیار ہے
ہے تعلق مجھ سے بھی کچھ اُن کو لیکن نام کا

قتل کرنے کے ارادے سے جو وہ مقتل میں آئے
میں نے بوسہ لے لیا اُس تیغ خون آشام کا

شانہ ہی کافی ہے زلفوں میں اُلجھنے کے لئے
کیا دِل صدچاک سے کام اُس بُت خودکام کا

اُس کو کہتے ہیں بلندی نام اُس کا ہے عروج
آشنانے کو ترے رتبہ ملا ہے بام کا

شعبدہ چشم فسوں گر کا دکھلاتے ہو کیسے
ہم نے دیکھا ہے کرشمہ گردش ایّام کا

سُن کے وہ دانش کے مرنے کی خبر کہنے لگے
حق تعالےٰ اُس کو بخشے آدمی تھا کام کا

غزل

نالوں نے میرے آہ غضب دھوم مچائی
اللہ کی درگاہ میں سجدہ کرو ہمدم

سُنتے [illegible] کہ شب اُنہیں کل نیند نہ آئی
واں تک جو کسی طرح سے ہو جائے رسائی

آجا مہر کے اس خانۂ دِل میں کہ چھپا لوں ہم کو بھی کبھی وقت پہ ٹلتے ہوئے دیکھا	عالم نہ کہیں دیکھ کے ہو جائے فدائی دُشمن نے بھی موقعہ پہ سدا آنکھ چرائی

غزل

کیا سُنے وُہ بُتِ بیدرد فسانہ دِل کا
جب نہیں ہائے موافق ہو زمانہ دِل کا

ہو گیا دُشمن خونخوار زمانہ دِل کا
کیا قیامت تھا مری جاں لگانا دل کا

ناوکِ ناز کو اللہ سلامت رکھے
اِک نہ اِک روز یہ باندھے گا نشانا دل کا

شمع کہتی ہے سرِ بزم یہ پروانے سے
تجھ سے سیکھے کوئی کم بخت جلانا دل کا

شکوۂ اُلفتِ اغیار پہ وُہ کہتے ہیں
کیوں ہمیں تم نے سکھایا تھا لگانا دل کا

جو فسوں گر ہو۔ دغا باز ہو۔ ہرجائی ہو
کیا لگے اُسکی محبّت میں ٹھکانا دل کا

شاد ہو اے دِل ناشاد کہ وُہ کہتے ہیں
ہم کو اُمید ہے پلٹے گا زمانا دل کا

لُطف جب ہے کہ تمہیں بھی کوئی تم سا مل جائے
پھر تو معلوم ہو کیا شئے ہے لگانا دِل کا

آہ کرکے مرا افسوس وُہ چُپ ہو جانا
باتوں باتوں میں کسی کا وُہ اُڑانا دل کا

قیس و فرہاد کے افسانوں میں کیا رکھا ہے

تم سُنو مجھ سے مری جاں فسانہ دِل کا
وُہ غضب قہر جوانی کی اُمنگیں ہیں حکیم
سخت مشکل ہے حسینوں سے بچانا دِل کا

غزل

صنم کی یاد میں اے دل بسر شام و سحر کر دے
عجب کیا شاید آ جائے ترس کچھ حال عاشق پر
وُہ گل از خود ہی میرے گھر میں ابھی تشریف ہو آ کر
کسی کو دخل کیا ہے کارخانہ میں خدائی کے
نہ بولوں میں وُہ خود آ کر گلے سے میرے لگ جائیں

مزا چاہنے کا بھی ہے کہ روز و سحر کر دے
ہمارے دردِ دل کی گر اُسے کوئی خبر کر دے
جو تو نقل تمنا میں عیاں یا رب ثمر کر دے
جسے چاہے خدا ایک آن میں زیر و زبر کر دے
ابھی جذبۂ دِل میں میرے ایسا اثر کر دے

مرا پا حمد کے لکھنے میں ہے یہ بھی تجھے لازم
قلم انداز اے عالم نہ کو وصف قلم کر دے

غزل

کوئی وُہ دن تھا رکھتے تھے گلے میں ہار کی صُورت
کھٹکتا ہُوں تمہاری آنکھ میں اب خار کی صُورت
عیادت کو مری آئے تو یہ کہتے ہوئے آئے
کہیں ہم ڈر نہ جائیں دیکھ کر بیمار کی صُورت
نہ تم ملتے رقیبوں سے نہ میں لڑتا رقیبوں سے
تمہیں نے تو نکالی مُفت میں تکرار کی صورت
تیرے شانوں پہ بل کھائے ہوئے گیسو نہیں لیکن
یہ ڈسنے کے لئے بیٹھے ہیں دونوں مار کی صورت
خُدائی سے انوکھا ہے زمانہ سے نرالی ہے

تیرے دربار کا عالم تری سرکار کی صورت
وُہ حرفِ مُدعا سُن کر مرا کس ناز سے بولے
نکالی آپ نے کیا پیار میں تکرار کی صورت
فرشتے پھر گئے اُلٹے قدم مجبور ہو ہو کر
نہ پہچانی گئی مرقد میں جسمِ زار کی صورت
قمرؔ وُہ نزع کے عالم میں آیا تو کہا دِل نے
اجل دھوکا نہ دیتی ہو بنا کر یار کی صورت

غزل

نہیں دردِ دِل اب چھُپانیکے قابل
یہ قصہ ہے اُس کے سُنانے کے قابل
مجھے دیکھ کر یہ مسیحا بھی بولے
نہیں ہے وُہ مُردہ جلانیکے قابل
خدا جانتا ہے میرے دردِ دِل کو
نہیں ہے زباں پر یہ لانیکے قابل
لگائیں جو دلکو ہم تو کس سے لگائیں
نہیں اب کوئی دِل لگانے کے قابل
خُدا را ستاؤ نہ اِتنا قمرؔ کو
نہیں ہے یہ اب غم اُٹھانیکے قابل

غزل

رکھے نہ کیونکر وُہ ہم سے پردہ کہ ذاتِ باری حجاب میں ہے
وُہ گورا انڈا اور اُسمیں سُرخی خُدا کی قدرت ہے سر بابک
کیا ہے وعدہ جو موتیوں کا بھرا اسکو گوندھا شباب میں ہے
رکھے نہ کیونکر وُہ ہم سے پردہ کہ ذاتِ باری حجاب میں ہے
تیرے پسینہ کی بو کا عالم بیان کرنے سے بیخودی ہے
نہ ایسی خوشبو عطر میں دیکھی نہ یہ لطافت گلاب میں ہے

سکھے نہ کیونکر وُہ ہم سے پردہ کہ ذات باری حجاب میں ہے
کہاں ہے طوفان چشم پُرنم طلسم کیونکر کہیں نہ اُس کو
حباب دریا میں دیکھے لاکھوں یہ دیکھوں دریا حباب میں ہے

غزل

سوزِ غم فراق سے سینہ ہے جل گیا
وُہ آ لیے اُٹھے کہ میرا باغ پھل گیا
حیرت ہے کیا ہُوا تجھے جب لوگ آ گئے
آنکھیں بدل گئیں وہ تیرا دل بدل گیا
ہے شکر اُن کے پاس نہیں آنا اب رہ گیا
دل میں کھٹک رہا تھا جو کانٹا نکل گیا
کس چیز پر ہے ناز اور کس بات پر غرور
تیرے تو آفتاب کا سایہ بھی ڈھل گیا

غزل

نہ دیکھیں گے کسی کو تیری صورت دیکھنے والے
قمر سے پھیر لیں مُنہ تیری صُورت دیکھنے والے
کسی کا وصل کی شب کہہ کے یُوں مُنہ کو چھپا لینا
بڑے آئے ہماری آپ صُورت دیکھنے والے
خُدا کے واسطے اے یُوسفِ ثانی نکل باہر
کھڑے ہیں دیر سے عشاق صُورت دیکھنے والے
وُہ فرماتے ہیں اُنکا دید سے جی ہی نہیں بھرتا
ندیدے ہیں کہاں کے میری صُورت دیکھنے والے
وُہ بولے یُوں عدُو سے مل گیا جب اُن کی محفل میں
اجی لو یہ بھی آئے میری صُورت دیکھنے والے

غزل

اے خدا غیر سے اُس بُت کی محبت کبتک
مجھ سے برگشتہ رہیگی میری قسمت کبتک

نہ رہیگا نہ رہیگا غم دُوری یہ دِل
صبر کر صبر کر ستائیگی مصیبت کبتک

نہ کرو شرم اِدھر آؤ عبث ہے پروا
وصل کی شب ہے نہ دکھلاؤ صورت کبتک

باز آتا نہیں وُہ شوخ بُری باتوں سے
پھر بھلا کیوں نہ کرے کوئی شکایت کبتک

صاحب حُسن ہو یا نا تمہیں زیبا ہے غرور
خاک چھنوائیگی اس شوخی کی حسرت کبتک

غزل

کچھ اور نہیں لیکن اِتنا تو کیا کرنا
بخشش کی میرے حق میں ہر روز دُعا کرنا

غارت گر ایماں ہو ڈاکو ہو لٹیرے ہو
لازم ہے نہ تھا تم کو دل لیکے دُغا کرنا

اللہ رے ابھی کمسن یہ اُس کی بلا جانے
آداب مُحبت کو کس طرح ادا کرنا

بیمارِ محبت اب مہماں ہے کوئی دم کا
تم رشکِ مسیحا ہو لازم ہے دوا کرنا

دُنیا کے بکھیڑوں سے کچھ کام نہیں افسر
بہتر و مناسب ہے بس یادِ خُدا کرنا

غزل

دلبر سے جُدا ہونا یا دِل کو جُدا کرنا
کس فکر میں بیٹھا ہوں آخر مجھے کیا کرنا

جانے ہو تو گھر جاؤ پر وعدہ یہ کر جاؤ
جب یاد ہماری ہو ملنے کی دُعا کرنا

اپنا تو یہ شیوہ ہے قدموں میں جھکا دو سر
یہ کام تمہارا ہے سر تن سے جُدا کرنا

میں پہلے ہی کہتا تھا دم مجھ کو نہ دے ساقی
بیخود ہی کیا آخر ایک جام پلا کرنا

غزل

روز افزوں ہے تیرے جور و جفا کا انداز | نت نیا اور نرالا ہے ادا کا انداز
اتنے غیروں سے وہ ملنے کی قسم کھاتے ہیں | مجھ کو اچھا نظر آتا ہے دعا کا انداز
رُخ سوئے نجد رہا گور میں بھی مجنوں کا | مرنے پہ بھی نہ گیا قبلہ نما کا انداز
اپنے در پر وہ مجھے دیکھ کے بول اٹھتے ہیں | خوب ہی تُو نے نکالا ہے گدا کا انداز
رند ظاہر میں ہے باطن میں ولی ہے باطن | ہے عجب طرح کا اُس مرد خدا کا انداز

غزل

عجب تجلی کا بھی دلکش جمال ہوتا ہے | نگاہ ملتے ہی دل کا سوال ہوتا ہے
رکھو ہمارے دل کو سوختہ مٹھی میں | کہ جیسا گویا ہتھیلی میں خال ہوتا ہے
قضا کو لیکے شب وعدہ ساتھ آتے ہیں | غضب ہے وصل سے پہلے وصال ہوتا ہے
گرے جو چاہ میں یوسف کی ہوگئی شہرت
زوال ہی سے تو حاصل کمال ہوتا ہے

غزل

اچھے بالم مجھ کو بھاتی ہیں سُنہری بالیاں
سب دُکانیں پھر کے لا دے میرے جی کی بالیاں

آج ہی بنوا کے لاؤ میری اپنی بالیاں
ہیں نو ہرگز بھی نہ پہنوں گی پرائی بالیاں

تم کو سونا سُولی کر دُوں گی نہ لاؤ گے اگر
کاہے کو پہنی تھیں ہیں نے تیری میری بالیاں

دیکھ کر سونے میں پیلی اپنی سب سہیلیاں
اُتری جاتی ہیں مرے کانوں ہیں ساری بالیاں

چین سے سونا تجھے سونے نہ دُوں گی اے سُنار
چھوڑ کر سب کام پہلے گھڑ دے میری بالیاں

بات میری کان میں اچھی طرح تو ڈال دے
دیکھ حُسن خوبی بھری ہوں پتلی پتلی بالیاں

ساری چیزوں میں مجھے ایک چیز بھاتی ہے یہی
اچھی صورت کی بنا دے پیاری پیاری بالیاں

ایک نتھنی پہننے سے ناک کٹتی ہے مری
ساتھ کو اس کے بنا دے کان کی بھی بالیاں

مر گئے۔ اندھا ہے۔ ان کو دیکھے مُنہ پھُوکوں تیرا
گوڑ گھڑا کے ہاتھ دیں میلی کچیلی بالیاں

اس جوانا مرگ سے کیا ایسا سونا پڑ گیا
چاہئیں مجھ کو ابھی جلدی سے جلدی بالیاں

کون سا نقشا یاں جوانا مرگ کو لاؤ ذرا

یہ تو نازک کان اور یہ موٹی موٹی بالیاں
جھوم کر یہ کہہ رہا ہے ہنس ہنس کے اے نقی
تول کر کانٹے میں رکھی ہیں سخن کی بالیاں

غزل

زبان بلبل و گل پر ہے گفتگو میری — چمن میں دھوم ہے ہر سمت چار سو میری
تمہارے حسن نے رسوائے خلق مجھ کو کیا — عبث یہ کہتے ہو لی تم نے آبرو میری
اسے عذاب میں لذت یہاں جفا کے بغیر — جفا سے شوق میں ہے وفا ہے خو میری
ادھر بھی خنجر ابرو کا ایک وار کرو — نیاز مند ازل سے ہے رگ گلو میری
تمہارے حسن جہاں سوز کے تماشے کو — کہاں کہاں سے مجھے لائی آرزو میری
نام برگ و شجر میں نہیں کا جلوہ ہے — وہ کہتے ہیں کہ ہر پھول میں ہے بو میری

فزوں نصیب سے ہرگز نہیں ملے گا شفیق
عبث تلاش ہے بیکار جستجو میری

غزل

دور سے دیکھ رہے ہیں یہ تماشہ کس کا — حشر میں آج اٹھائیں گے جنازہ کس کا
میرا نام نہ سنا تھا تو سنا تھا کس کا — دیکھنے آئے ہو کوچے یہ تماشا کس کا
دل و جگر دونوں کو ٹھنڈا نہ کہیں کر دینا — دو گھڑی بیٹھ کے دیکھیں گے تماشا کس کا
یا الٰہی کہیں میری شب ہجراں تو نہیں — کر دیا صبح قیامت نے سویرا کس کا
کر دیا تھا آگے قابل نہیں دو مجھ کو دعا — تجھ پہ صدقے ہے زمانہ ہے یہ صدقہ کس کا

جیسا یہ یاد کیا تو نے اشارہ ظالم
ویسا یہ یاد ہوا چاہنے والا کس کا

منیجر رعایتی کتب خانہ و کتب خانہ غزلیات لاہور لوہاری دروازہ

غزل

بزم میں اُن کے ہمارا دُشمن ایمان تھا
باغِ جنت میں بھی اِک بیٹھا ہُوا شیطان تھا

اے شہِ خُوباں تمہارے در کا جو دربان تھا
مرتبہ میں شیخ اگر پُوچھو تو وُہ سُلطان تھا

تو جہان میں اے صنم کس شان کا انسان تھا
تیری صُورت پر کوئی صدقے کوئی قربان تھا

جس بُتِ بے مہر کا دِل کو مرے ارمان تھا
دُشمن جان تھا وُہ بیشک دُشمنِ ایمان تھا

دِل میں حسرت تھی ہزاروں اور لاکھوں آرزُو
وُہ بُتِ کافر ہمارا جس گھڑی مہمان تھا

تُو نے سر میرا جُدا قاتل کیا اچھا ہُوا
بس یہ حسرت تھی میری بس یہ ہی ارمان تھا

اِک طرف خنجر دھرا تھا اِک طرف تلوار تھی
قتل کہ میں یہ ہمارے قتل کا سامان تھا

دل جو اپنا تجھ سے بے مہر و ستمگر کر دیا
میں نہ انا فہم تھا بے عقل تھا نادان تھا

تیری محفل چھوڑ کر جانا بیابان کی طرف
قیس کے مانند کیا میں بھی کوئی نادان تھا

بزم میں اُس شمع رُو کے مثل پروانہ خلیق
گاہ صدقے تھا میں اُس بزگاہ میں قربان تھا

مینیجر رحمانی کتب خانہ و کتبخانہ غزلیات لاہور لوہاری دروازہ

غزل

روتے ہیں آگے ترے اُلفت جتلانے کیلئے
اب کہاں جائیں مقدر آزمانے کیلئے

جب تم ہی تیار رہو ہر دم ستانے کے لئے
ڈھونڈ لینگے ہم بھی کوئی دل لگانے کیلئے

کس کی باتوں میں تمہارا بزم میں لگتا ہے دل
یہ بہانا تھا فقط میرے اُٹھانے کیلئے

جلتے ہو تو جاؤ مُڑ مُڑ کر نہ دیکھو اس طرف
یہ ستم ہم پر نہ کیجئے یاد آنے کے لئے

وصل سے انکار کرنا یہ پُرانی بات ہے
اب نیا انداز سیکھو دل جلانے کیلئے

غزل

آپ باز آئے وُہ اپنی ستم آرائی سے
ہم نے وُہ کام لیا صبر و شکیبائی سے

تھا کبھی ذوق مجھے بادہ پیمائی سے
اب نکلتا ہی نہیں گوشۂ تنہائی سے

پھاڑ کر پھینک دیا جیب و گریبان اپنا
کیا کیا موسمِ گُل نے ترے سودائی سے

بیخودِ عشق کا کیا حال ہُوا کرتا ہے
پُوچھئے جلوۂ ایمن کے تماشائی سے

ذرہ ذرہ سے انا الحق کی صدا آتی ہے
محوِ حیرت ہوں تری انجمن آرائی سے

اب وُہ ہنگامۂ فریاد نہ وہ بیتابی
کیا کہا تیرے تصور نے تمنائی سے

لُوٹ کر لے گئی میری نگہ دید طلب
حسن کا طمع وُہ ہُوا آپ کی انگڑائی سے

مخزنِ فائق مجھے کہتے ہیں سخن فہم طریق
وُہ لقب مجھ کو ملا ہے سخن آرائی سے

دوہا

راحت کا زمانہ اس طرح سے گزر گیا
جھونکا ہوا کا جیسے اِدھر سے اُدھر گیا

غم وُہ غذا ہے جس کا مزہ کچھ عجیب ہے
بھُوکا جی میں رہا تو میرا پیٹ بھر گیا

غزل

حیف ہم نے عمر جس کے واسطے برباد کی
پھر گئی ہم سے نظر اُس غیرتِ شمشاد کی

چھوڑ کر ہم کو تڑپتا چل دیا وہ دوستو
دیکھ لو بیداد ہم پر اُس ستم ایجاد کی

رحم کر بہرِ خدا کیوں اس قدر تڑپائے ہے
ہو گئی نازک بہت حالت تیرے ناشاد کی

جتنا جی چاہے ستا لینا۔ جلا لینا مگر
سُن تو لو فریاد پہلے عاشقِ ناشاد کی

نام بھی پیارا ہے اور خود بھی سراپا ناز ہے
عادتیں کیونکر ہوئیں پیدا مگر جلّاد کی

بعدِ مُردن رحم آیا ہے اُنہیں اے دوستو
قبر پر بیٹھے ہوئے ہیں عاشقِ ناشاد کی

ہیں بیاں کیا کیا کروں تو خود ہی ناصح دیکھ لے
ہے ادا اِک اِک نرالی اُس ستم ایجاد کی

نام لیتی پھر نہ یوسف کا زلیخا بھول کر
دیکھ لیتی گر وہ صورت اس ستم ایجاد کی

آج کیا ہے پوچھتے پھرتے ہیں کیوں ہر ایک سے
کون سی تربت ہے خستہ خانماں برباد کی

ہر قسم کی عمدہ کتابیں ملنے کا پتہ

اگر آپ

صحیح۔ خوشخط اور پوری غزلیں و نعتیں

پڑھنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل کتب غزلیات

و نعتیہ جو کہ پروفیسر اے۔ ڈی کھوکھر صاحب

نے چھپوائی ہوئی ہیں پڑھا کریں جن کے سرورق کے اوپر پروفیسر اے۔ ڈی کھوکھر صاحب کا فوٹو بھی ہوتا ہے۔

پروفیسر صاحب غزلوں کے اکٹھا کرنے میں نہایت کوشش کرتے ہیں۔ مکھی پر مکھی مارنا پسند نہیں کرتے۔ اُمید ہے مندرجہ ذیل کتابیں منگوا کر آپ ضرور پڑھیں گے اور پروفیسر صاحب کی محنت کی داد بھی دیں گے * **لیکن یہ یاد رہے** کہ وی۔ پی ایک روپے سے کم قیمت کا ہرگز نہیں بھیجا جائیگا

پیام محبت اے۔ ڈی کھوکھر حصہ اول قیمت ۲ر	پیام جاناں اے۔ ڈی کھوکھر قیمت ۲ر
نور وحدت نعتیہ کلام اے۔ ڈی کھوکھر حصہ اول ۲ر	فراق جاناں اے۔ ڈی کھوکھر قیمت ۲ر
نور وحدت نعتیہ کلام اے۔ ڈی کھوکھر حصہ دوم ۲ر	لُطف دُنیا اے۔ ڈی کھوکھر حصہ اول ۸ر
نور وحدت نعتیہ کلام اے۔ ڈی کھوکھر حصہ سوم ۲ر	لُطف دُنیا اے۔ ڈی کھوکھر حصہ دوم ۸ر
گلدستہ اے۔ ڈی کھوکھر حصہ اول قیمت ۲ر	شباب جاناں اے۔ ڈی کھوکھر قیمت ۲ر
پیام محبت آٹھو حصے مکمل اے۔ ڈی کھوکھر ۱۲ر مکمل گوہر ایمانی آٹھو حصے ۱۲ر	جاگو پیا ہمارے اے۔ ڈی کھوکھر قیمت ۲ر

گدڑی میں لعل

مصنفہ حکیم غلام مصطفےٰ صاحب۔ ناظرین آپ کی نظروں سے کئی بڑی بڑی کتابیں گذری ہوں گی۔ جن میں کئی قسم کے ہنر و نسخہ جات درج ہوں گے۔ لیکن جب کبھی اُن کا نسخہ آپ نے آزمایا ہوگا بیفائدہ اور بے اثر پایا ہوگا۔ یہ کتاب جس کا ہم نے اشتہار دیا ہے۔ اس میں ہر مرض کے مجرب اور تیر بہدف نسخہ جات درج ہیں۔ جن کے حاصل کرنے کے لئے مصنف مذکور بارہ سال تک فقیروں۔ جوگیوں اور سنیاسیوں کے پیچھے دربدر ہوتا رہا ہے۔ اور بڑی تکلیف اٹھانے کے بعد یہ اکسیری نسخہ جات ہاتھ آئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس کتاب کا جو بھی نسخہ یا ہنر آپ آزمائینگے۔ انشاء اللہ پُر اثر پائینگے۔ کتاب قابل دید ہے قیمت صرف بارہ آنے۔۔ ۱۲/

زنبیل عمر عیار یعنی جادو کا گیند

مصنفہ جناب میجیکل پروفیسر اے ڈی کھوکھر صاحب اس کتاب میں وہ عجیب و غریب تاش کے کھیل اور جادو کے کرشمے درج ہیں جن کے ذریعے تمام تماشہ کرنے والے پروفیسر لوگ مہاراجوں اور نوابوں کے پاس جاکر ہزاروں روپوں کے انعامات حاصل کرکے مالامال ہو جاتے ہیں۔ پروفیسر صاحب مذکور کا اس کتاب کے تصنیف کرنے کا کوئی اپنا دلی ارادہ نہ تھا۔ ان سے کوئی صاحب معمولی سا کھیل بھی سیکھ جاتا تھا۔ تو وہ آٹھ دس روپے لے لیتے تھے۔ پروفیسر صاحب کو تو ہم لوگوں نے ہی کافی روپیہ دے کر مجبور کیا۔ اور کہا کہ ہمیں اپنے کمال فن یعنے جادو کے کرشموں کی کوئی ایک ایسی کتاب تصنیف کرکے دو۔ جس کی کہ دنیا میں کوئی نظیر نہ ہو۔ پس اُنھوں نے یہ کتاب جس کا نام زنبیل عمر عیار یعنے جادو کا گیند ہے۔ تیار کرکے دی۔ آزمائش کے واسطے ہم نے بھی اس کتاب کا خوب مطالعہ کیا۔ اور اسکے ہر ایک کھیل کو اچھی طرح آزمایا۔ جب کوئی کھیل غلط نظر نہ آیا۔ تو پھر ہم نے زر کثیر خرچ کرکے نہایت خوشخط با تصویر خوشنما جیبی سائز پر چھپوایا۔ گو یہ کتاب ۵۲ صفحے کی حجم میں بہت چھوٹی ہے۔ لیکن سچائی میں سب سے بڑی کتاب ہے۔ جس کو ضرورت ہو ایک روپیہ پیشگی بھیجکر منگوائے اور آزمائے۔ اگر یہ کتاب ہمارے دعوے کے مطابق نہ ہو تو ۵۰۰ روپیہ نقد شرطیہ ہم سے وصول کرے ٭

سوانحعمری ہادیٔ اسلام

مسلمانوں نے حضور ہادیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانحعمریاں کثرت سے پڑھی ہوں گی مگر یہ سوانح عمری جو کہ ابو المعانی جناب منشی تاج الدین احمد تاج مجددی۔ نقشبندی۔ ق۔ ایڈیٹر اخبار مہر و الواد الاعظم نے حال ہی میں تصنیف فرمائی ہے۔ تمام سوانح عمریوں سے جدید رنگ میں لکھی ہے۔ اس سوانح عمری کی سب سے بڑی صفت یہ ہے۔ کہ اس سوانحعمری میں شردھے پرکاش دیو صاحب کی مرتبہ سوانح عمری کے اُن غلط خیالات اور غلط فہمی کی تردید کی ہے۔ کہ جس کو ایک سچا مسلمان ہرگز ہرگز نہیں پڑھ سکتا۔ یہ تمام باتیں صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ قیمت رعایتی صرف ایک روپیہ۔۔۔ (عہ)

لطف زندگانی اور اسکے اسرار نہانی

اگر آپ جوانی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں یا اندر نوجوان بننا چاہتے ہیں۔ تو کتاب لطف زندگانی کو ضرور منگوائیں۔ اور مطالعہ کریں اس کتاب کی صرف اتنی ہی تعریف لکھ دینا کافی ہے کہ جو صاحب اس کا اچھی طرح مطالعہ کر لینگے۔ وہ پرانے قلمی کوک شاستر کا نام بھول کر بھی نہ لینگے۔ کیونکہ یہ کتاب مجسم کوک کا پنڈت ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک صرف ایک روپیہ چار آنے۔۔۔ (عہ)

منگوانے کا پتہ۔ **مینیجر عاشق کتب خانہ و کتبخانہ غزلیات لاہور** لوہاری دروازہ

(گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام ابو نظام الدین پرنٹر چھپی)